امام اعظم ابو حنیفہؒ

از

(جناب فانیؔ مراد آبادی - لائل پور)

انبیاء کے بعد کچھ بندوں کو بہرِ مصلحت — اس لئے بخشی گئی تھی زندگی کی منزلت
تاکہ ان کی زندگی - ان کا عمل - اُن کی زباں — پھر سے تازہ کر سکے قرآن و سنت کا بیاں
کوئی مومن دین کے احکام سے غافل نہ ہو — "ماسوا" کو چھوڑ کر الحاد پر مائل نہ ہو
بو حنیفہؒ بھی اُنھیں بندوں میں شامل ہو گئے — مسکرائی رحمتِ یزداں تو کامل ہو گئے
شہرتِ نعمانؒ گمنامی میں کھو سکتی نہیں — آپ کی الفاظ میں تعریف ہو سکتی نہیں
یہ بزرگانِ سلف کی ہے دعاؤں کا اثر — دین میں رکھتے ہیں رائے اور وہ بھی معتبر
علم کی مشعل سے محفل جگمگا دی آپ نے — از سرِ نو بخش دی ہے زندگانی آپ نے
نور بن کر پردۂ فکر و نظر پر چھا گئی — آپ کی آواز کوفے سے عجم تک آ گئی
آپ کی تبلیغ سے اسلام کو قوت ملی — آپ کے حلقے میں سب کو دین کی دولت ملی
جن کے باعث تفرقے اسلام میں بڑھتے گئے — مجلسِ شوریٰ نے ایسے مسئلے بھی حل کئے
ایک قانونِ مکمل ہر حکومت کے لئے — ایک مدت میں بنایا ایک مدت کے لئے
ان اُمورِ فاخرہ کا یہ صلہ کیا خوب تھا — زندگی وقفِ قفس تھی اور دل مجبور تھا
یہ وفاتِ قیدِ زنداں - زندۂ جاوید ہے — آپ کا علم و عمل اب اخترِ ناہید ہے
جادۂ نیکی کی جانب اُٹھ رہا ہے ہر قدم — حشر تک جاری رہے گا آپ کا فیضِ کرم

منقبت سے آپ کی فانیؔ کا دل ہے پُرسکون
ماورائے ہر بلا ہوں کیا خِرد کیسا جنوں

تبصرے

التکشف عن مہمات التصوف از حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رح تقطیع کلاں۔ ضخامت ۲۷۴ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت عہ/۱۲ پتہ:۔ "اللجنۃ العلمیۃ جنجل گوڑہ۔ حیدر آباد ۲۰"

حضرت مولانا تھانوی رح نے مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے لئے تحریر و تقریر کے ذریعہ جہاں اور عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں تصوف اور طریقت سے متعلق مسلمانوں میں جو چند در چند عقیدہ وعمل کی گمراہیاں پیدا ہوگئی تھیں آپ نے اُن کی اصلاح کی طرف بھی توجہ فرمائی اور اس سلسلہ میں جو مجددانہ کام انجام دیا اُس کی نوعیت یہ ہے کہ

(۱) تصوف اور معرفت کے اہم مسائل ومباحث پر مستقل رسالے تصنیف کئے۔

(۲) اپنی مختلف تصنیفات میں ان مسائل سے تعرض کیا۔

(۳) بعض خطوط کے جوابات میں اصل حقائق کو بیان فرمایا اور ان سے متعلق جو غلط فہمیاں تھیں ان کو دور کیا۔

(۴) اور اس کے علاوہ اپنے مواعظ میں اور نجی گفتگوؤں میں بھی ان مسائل کی تشریح وتوضیح کی جس کو بعد میں قلمبند کرلیا گیا۔ مولانا نے ان تمام چیزوں کو اپنی زندگی میں ہی افادۂ عام ووسیع کے خیال سے یکجا کرکے ایک ضخیم کتاب کی شکل میں شایع کردیا تھا۔ زیر تبصرہ کتاب اس کا جدید اڈیشن ہے جو پہلے سے زیادہ صاف ستھرا۔ مہذب ومرتب اور دیدہ زیب ہے۔ مولانا نے کتاب کو تین حصوں پر تقسیم کیا تھا۔ پہلا حصہ کم استعداد کے مردوں اور عورتوں کے لئے تھا۔ دوسرا متوسط درجہ کی استعداد والوں کے لئے۔ اور تیسرا اہل علم کے لئے۔ اس بنا پر اگرچہ مضامین اور طرز بیان کے اعتبار سے تینوں حصے الگ الگ ہیں لیکن درحقیقت پوری کتاب معرفت وطریقت کے معاملات ومسائل پر ایک